Darul Iftaa
Madrasah Ariful Uloom
ST-11,Metrovil-3,Block "1" Scheme "33" Gulzar-e-Hijri Karachi
www.arifululoom.com
arifululoom1990@gmail.com
www.facebook.com/madarsarifuloom
Contact No 0322-6444659
0333-6444659

MADARSA ARIF UL ULOOM

دارالافتاء
مدرسہ عارف العلوم رجسٹرڈ کراچی پاکستان
ایس ٹی۔۱۱ میٹروول ۳ اسکیم ۳۳ گلزار ہجری کراچی
0322-6444659
0333-6444659

سؤال: مفتی صاحب اللہ تعالیٰ کی آپ پر رحمت ہو۔

میں آپ کے مدرسہ کی طالبہ ہوں میرا ایک مسئلہ حل فرما کر مجھے اس ذہنی اذیت سے نجات دلائیں۔ میرے شوہر نے اپنا پیسہ بینک میں فکسڈ کیا ہوا ہے اور اس سے جو منافع آتا ہے وہ گھر میں خرچ کرتے ہیں، میں نے بارہا سمجھایا کہ یہ سود ہے، لیکن ایک تو ان کے پاس یہ وجہ ہے کہ وہ ہارٹ مریض ہیں ،ڈاکٹر نے ان کو کام سے منع کیا ہے، دوسرے کاروبار وغیرہ میں بھی ہاتھ ڈالنے سے ڈرتے ہیں کہ پیسے برباد ہو جائیں گیں، چار پانچ سال ہو گئے میرا ان سے اس بات پر تنازعہ رہتا ہے اور بجائے سمجھنے کے مجھ پر بگڑتے ہیں، دین سے بھی دوری کا نتیجہ ہے، اب جب سے میں نے مدرسہ جوائن کیا ہے تو بے چین ہوں کیا میں ان سے علیحدہ ہو جاؤں؟ میرے دو بچے ہیں، ایک فرسٹ ائیر میں ہے اور ایک انٹر میں ہے۔

گھر میں اس سودی رقم میں 20 ہزار روپے خرچ کرتے ہیں، میں بھی جاب کرتی ہوں اسکول میں تو اپنا خرچہ اور بچوں کی تعلیم کا خرچہ اٹھاتی ہوں کیونکہ بچوں کو بھی پڑھانا ہے اور بچے ابھی کسی قابل نہیں ہیں، اگر میں علیحدہ رہنے کا فیصلہ کروں تو گھر کا کرایہ اور راشن کا انتظام نہیں کر سکوں گی، میری تنخواہ 27k ہے، آپ بتائیں مجھے کیا کرنا چاہئے؟ سود خور کے ساتھ رہنا سہنا بحیثیت ایک بیوی اور اس کی کمائی (سود) سے کھانا پینا کیسا ہے؟ اس سلسلے میں دین کا کیا حکم ہے؟

میں نے اپنے بھائیوں اور گھر والوں سے بھی بات کی لیکن سب اپنے اپنے گھروں کی کفالت کر رہے ہیں، مفتی صاحب اس بہن کی ضرور مدد فرمائیں، ایسا نہ ہو کہ میرے سارے اعمال ضائع ہو جائیں اور آخرت میں پکڑ ہو جائے۔

الجواب حامداً و مصلیاً و مسلما

صورت مسؤلہ میں بینک میں رقم جمع کروا کر نفع حاصل کرنا شرعاً ناجائز ہے، سائلہ کے لئے جس قدر ممکن ہو خود اور اپنے بچوں کو اس حرام نفع سے بچاتی رہیں، اور اپنے اور بچوں کے اخراجات اپنی حلال تنخواہ سے پورا کرنے کی کوشش کریں، اور جہاں پر شوہر کے حرام مال کو استعمال کرنا ناگزیر ہو تو سائلہ کے لئے اس کو استعمال کرنے کی گنجائش ہے، اس کا گناہ اور وبال شوہر پر ہوگا۔

سائلہ اپنے شوہر کو لڑائی جھگڑا کئے بغیر وقتاً فوقتاً حکمت و بصیرت کے ساتھ سمجھاتی رہیں اور کوشش کریں کہ ان کو اللہ والوں کی مجالس اور صحبت میں لے کر جائیں جس سے خود ان کے دل میں اس عمل کی نفرت پیدا ہو جائے، اور گھر کے اندر اجتماعی طور ذکر کی مجلس شروع کی جائے، جس میں سب گھر والے بشمول شوہر شرکت کریں اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ اول و آخر درود شریف 100 مرتبہ اور درمیان میں 500 مرتبہ لاحول و لا قوۃ

دارالافتاء
مدرسہ عارف العلوم (رجسٹرڈ)
ایس ٹی ۱۱، میٹروول ۳، اسکیم ۳۳
گلشن اقبال، کراچی

الا باللہ پڑھا جائے اور آخر میں دعا کرلی جائے، 41 دن تک یہ عمل بلاناغہ کیا جائے، اس کی برکت سے شوہر کے دل میں خود بخود سود کی شناعت اور قباحت بیٹھ جائے گی، اور 41 دنوں کے بعد آگے کے لائحہ عمل کے لئے دوبارہ رجوع کیا جائے۔

فتاوی شامی میں ہے:

"وفي جامع الجوامع: اشترى الزوج طعاماً أو كسوةً من مال خبيث جاز للمرأة أكله ولبسها، والإثم على الزوج".

(کتاب الغصب 6/191 ط سعید)

«وَفِي الذَّخِيرَةِ: سُئِلَ أَبُو جَعْفَرٍ عَمَّنْ اكْتَسَبَ مَالَهُ مِنْ أَمْرِ السُّلْطَانِ وَالْغَرَامَاتِ الْمُحَرَّمَةِ، وَغَيْرِ ذَلِكَ هَلْ يَحِلُّ لِمَنْ عَرَفَ ذَلِكَ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ طَعَامِهِ؟ قَالَ: أَحَبُّ إلَيَّ فِي دِينِهِ أَنْ لَا يَأْكُلَ وَيَسَعُهُ حُكْمًا إنْ لَمْ يَكُنْ غَصْبًا أَوْ رِشْوَةً اهـ وَفِي الْخَانِيَّةِ: امْرَأَةٌ زَوْجُهَا فِي أَرْضِ الْجَوْرِ إذَا أَكَلَتْ مِنْ طَعَامِهِ، وَلَمْ يَكُنْ عَيْنُهُ غَصْبًا أَوْ اشْتَرَى طَعَامًا أَوْ كِسْوَةً مِنْ مَالٍ أَصْلُهُ لَيْس بِطَيِّبٍ فَهِيَ فِي سَعَةٍ مِنْ ذَلِكَ وَالْإِثْمُ عَلَى الزَّوْجِ اهـ»

(کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع 6/386 ط سعید)

فتاوی محمودیہ میں ہے:

سوال: اگر کوئی آدمی حرام کما کر اپنی عورت کو کھلاوے تو عورت کو کھانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر وہ رشوت اور غصب نہ ہو تو گنجائش ہے، یعنی بعینہ حرام مال کا لینا ناجائز ہے، البتہ اس کے عوض کی چیزوں میں وسعت ہے اور گناہ شوہر پر ہے۔

(کتاب الحظر والاباحۃ، باب المال الحرام ومصرفہ 18/412 ط فاروقیہ)

دار الافتاء جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے فتاوی میں ہے:

حرام کمانے والوں کے گھر والوں کے لیے یہ حکم ہے کہ حرام کمانے والوں سے حرام ذریعۂ آمدن چھڑانے کی پوری کوشش کرتے رہیں، پوری کوشش کے باوجود اگر وہ نہ چھوڑیں تو اگر ان کی بیوی کے لیے جائز طریقے سے اپنے اخراجات برداشت کرنا ممکن ہو تو اس صورت میں ان کے لیے اپنے شوہر

کے مال سے کھانا جائز نہیں اور اگر اپنے اخراجات برداشت کرنا ممکن نہ ہو تو اس صورت میں اپنے شوہر کے مال سے کھانا جائز ہے، حرام کھانے اور کھلانے کا گناہ شوہر پر ہوگا۔ نابالغ اور چھوٹے بچوں کے لیے بھی یہی حکم ہے۔ البتہ گھر کے بالغ افراد پر لازم ہے کہ خود کما کر کھائیں، حرام کمانے والے کے مال سے نہ کھائیں۔

(گھر کا سربراہ حرام کماتا ہو تو اہلِ خانہ کے لیے حکم فتویٰ نمبر: 144105200276)

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب

دارالافتاء مدرسہ عارف العلوم کراچی

25 محرم الحرام 1448ھ / 11 جولائی 2026ء

فتوی نمبر: 529